ممالک میں بین الاقوامی جلسے شاذ ہی ہوتے ہیں اور ہمارے یہاں کے بہت کم لوگوں کو دوسرے ممالک کے اداروں میں جانے اور وہاں کے کانفرنسوں میں شریک ہونے کی سہولت میسر ہے۔ ایسے سفر کو ایک فضول خرچی سمجھا جاتا ہے۔ سائنس کے بین الاقوامی طور طریقے بھی ہمارے لیے اجنبی ہیں۔ ہم جس طریقے سے اپنے سائنسی ادارے چلاتے ہیں وہ اس سے بالکل مختلف ہیں جن سے خود مختار ادارے مغرب میں چلائے جاتے ہیں یا جس طرح سے سوویت یونین کے سائنسدانوں کی جماعت کام کرتی ہے۔ ہمارے یہاں تربیت یافتہ لوگوں کے ادارے کا چلانے کا کوئی انتظام نہیں اور نہ ہی کسی داخلی کمیٹی کا رواج ہے جو اپنے اداروں کی کارکردگی کا خود احتساب کرے۔ اور نہ ہی ایسا کوئی نظم ہے جس کے تحت، کام کی قدر وقیمت کا غیر جانبداری سے اندازہ لگایا جاسکے۔ کوئی سائنسی وقف بھی ایسا نہیں جس کا انتظام خود سائنسداں کریں اور نہ ہی غیر ملکی امداد کا کوئی سلسلہ ہے۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ دنیائے اسلام اور عرب ممالک میں سائنس کے احیاء کے لیے کم سے کم پانچ چیزوں کا ہونا لازمی ہے۔ جذباتی وابستگی، فیاضانہ امداد، مستقبل کی ضمانت، انتظامی آزادی اور ہماری سائنسی کاوشوں کا بین الاقوامی تعلق۔ اس ضمن میں اسلامی کانفرنس نے اسی قسم کی ایک تجویز کو چند سال ہوئے ایک سائنس فاونڈیشن کے قیام کی شکل میں منظوری دی تھی۔ ارادہ یہ تھا کہ یہ ادارہ تمام اسلامی ممالک کے لیے پالیسی وضع کرنے، ترجیحات متعین کرنے، لائحہ عمل بنانے، تحقیقی اداروں کے قیام کی منظوری اور ان کے لیے مالی وسائل فراہم کرنے کا فریضہ انجام دے گا۔ لیکن یہ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ کچھ ابتدائی گفت وشنید کے اس سلسلہ میں کوئی خاص پیش رفت نہیں ہوئی۔

اخیر میں یہ عرض کرنے کی اجازت چاہتا ہوں کہ سائنس کے ان اہم ترین معاملات پر جن پر امت مسلمہ کی فلاح وبہبود بلکہ آزادی اور سلامتی کا دارومدار ہے کسی قسم کی تاخیر نہیں ہونی چاہئے اور جس قدر جلد ممکن ہو " اسلامی سائنسی فاونڈیشن " کو ایک متحرک اور کارگذار